نوائے وقت
سلسلۂ اشاعت کے 64 سال
Festival 12-2-05

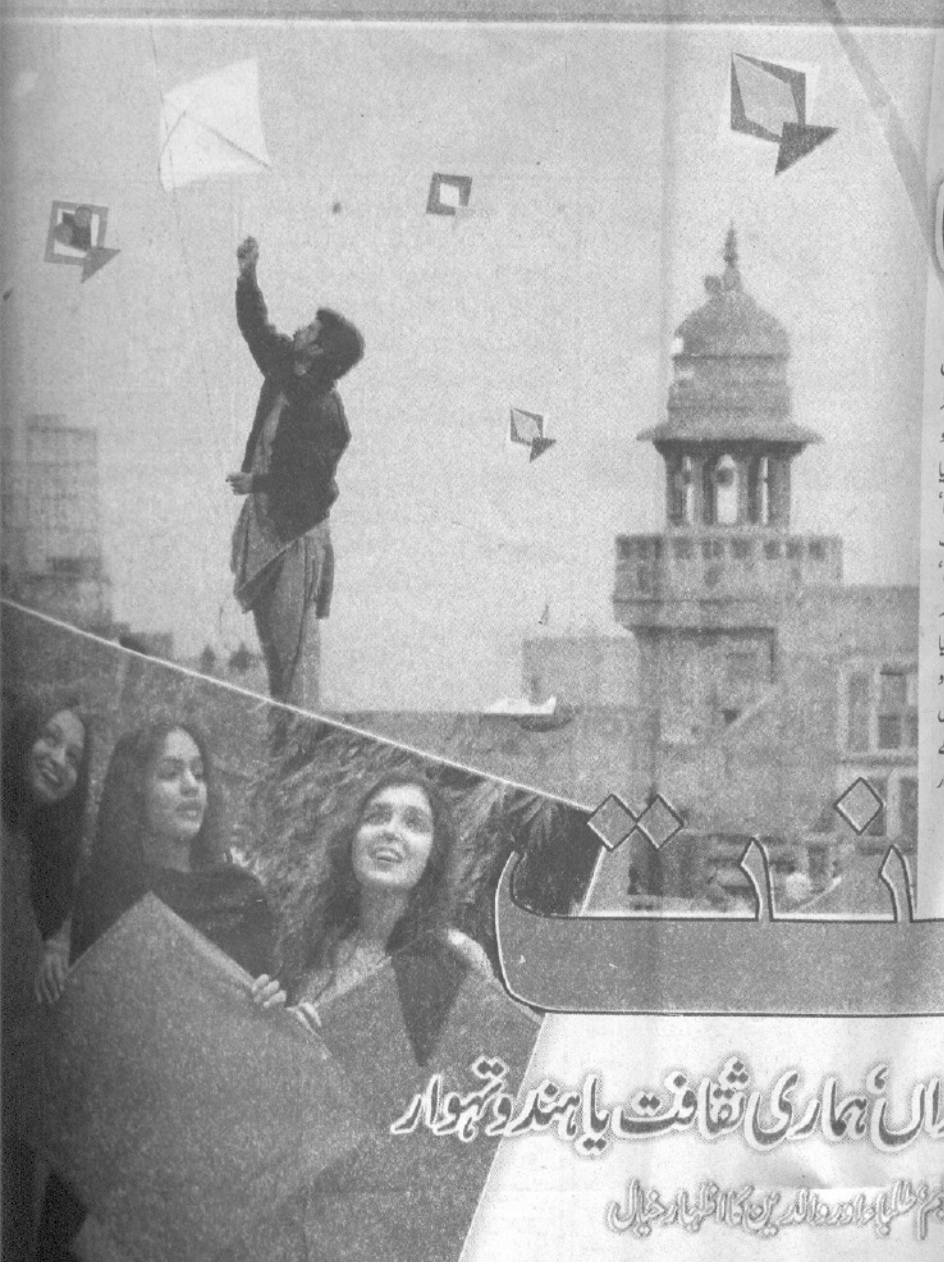

بسنت

جشنِ بہاراں، ہماری ثقافت یا ہندو تہوار

"ایوانِ وقت" میں ماہرین تعلیم، طلباء اور والدین کا اظہار خیال

راشدہ قریشی

سورج ڈوبتے ہی 5 فروری کی رات کو لاہور شہر کے متوالے گھروں کی چھتوں پہ آگئے، کہیں موسیقی کی دھنیں، کہیں ڈھول کی تھاپ، کہیں آتش بازی اور کہیں ہوائی فائرنگ یہ سلسلہ 6 فروری کا سورج طلوع ہونے تک جاری رہا...... پھر 6 فروری کا دن بھی بسنتی رنگ میں لپٹ کر رہ گیا...... سارا دن "بوکاٹا" کے نعروں کے ساتھ باجے بجتے رہے اور نسلِ نو شہر لاہور کی چھتوں اور میدانوں میں بھنگڑے ڈالتی رہی......

اس بسنت، نام نہاد جشنِ بہاراں کی استقبالیہ تقریب پہ ترقی پذیر مقروض 85 فیصد غریب آبادی والے ملک کے اڑھائی ارب روپے ہوا میں اُڑ گئے""" آخری اطلاعات جو ہماری نوائے وقت رپورٹنگ ٹیم نے دیں ان کے مطابق اس بسنت کی بہار دیکھنے 17 افراد باقی زندگی کے بہاریں دیکھنے سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے 600 سے زائد ہاتھ پاؤں سے معذور ہو گئے' بار بار بجلی کی ٹرپنگ ہونے سے 86 فیڈر تباہ ہوئے...... وغیرہ وغیرہ۔ شاید بسنت کے سبب قومی تنصیبات کے نقصان' اسلامی اقدار کے منافی فضا جانی ہلاکتوں کا احساس یہاں کسی کو نہ ہو کیونکہ اس "کسی کو" خود کمرشل فائدے حاصل ہو رہے ہوتے ہیں غیر ملکیوں نے پاکستان آکر بسنت میلہ دیکھنا ہوتا ہے""" فائیو سٹار

پوری دنیا میں کائٹ فلائنگ کی جاتی ہے جیسے کہ چین اور برطانیہ میں بھی پتنگ بازی ہوتی ہے ہاں البتہ جہاں بھی پتنگ بازی کی جاتی ہے وہاں اس کھیل کو بچوں کے معصوم سے تفریحی کھیل کے طور پہ لیا جاتا ہے لیکن موجودہ حالات میں شراب کی محفلیں' ہلاکتیں اور کاروبار زندگی کا معطل ہو جانا' بجلی بریک ڈاؤن ہونے کے واقعات سے یہ ایک غیر اخلاقی' عیاشی اور تباہی کا کھیل بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بسنت منانے کے اس نئے تباہ کن انداز کو فوراً بند کیا جائے۔ حکومت کو غور کرنا چاہئے کہ آخر تفریح و خوشیاں بانٹنے کا کھیل تکلیفیں و بے حیائی کا شغل کیونکر بن گیا ہے۔ جب کوئی تہوار کسی رات شہر کے ماحول کو نائٹ کلب کی شکل دینے لگے تو وہ تہوار

بیگم مسعود صادق

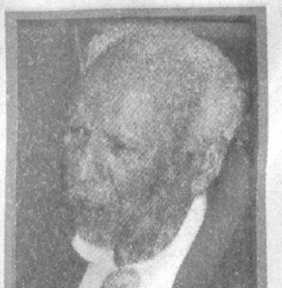

ڈاکٹر رفیق احمد

عائشہ جاوید

ہوٹلوں میں اوور چارج بکنگ ہونا ہوتی ہے اور پھر کئی مقامات پر بسنت میلوں پہ جو مہنگے داموں کارڈز فروخت ہوتے ہیں اسی سے پاکستان میں سرمایہ کاری کا موقع پیدا ہوتا ہے اور ملک معاشی طور پر مضبوط ہوتا ہے۔ اس سال جس جوش و خروش کے ساتھ پنجاب کے دل شہر لاہور میں بسنت منانے کا اہتمام کیا گیا اسے دیکھ کر قلم جنبش میں آنے لگا لیکن ہم نے چند طلبا کے والدین اور پھر نسلِ نو کے نمائندہ طالب علموں کو ایوانِ وقت میں مدعو کیا تاکہ ہم ان کی رائے کے آئینے میں جان سکیں کہ آخر "بسنت" کیا ہے۔ یہ موسمی تہوار ہے' جشنِ بہاراں یا قومی ثقافتی ورثہ ہے جو تقسیم پاکستان اور تشکیلِ پاکستان کے بعد طویل عرصے تک کھویا رہا اور گذشتہ صرف پانچ برس کے عرصے میں ہم نے نہ صرف اب اس کو پا لیا بلکہ پوری آب و تاب کے ساتھ پالیا ہے۔

معروف ماہر تعلیم ڈاکٹر رفیق احمد نے کہا کہ تقریباً "اسلامی جمہوریہ پاکستان" جیسی عظیم ریاست کے کلچر کا حصہ نہیں بن سکتا۔

بیگم مسعود صادق معروف سماجی رہنما ہیں کئی دستکاری خواتین تعلیمی اداروں کی منتظمہ ہیں نے اپنے طالب علم بچوں کو ماں کی حیثیت سے بتایا کہ ایک حدیث قدوسیؐ کے مطابق مسلمانوں کے صرف دو تہوار ہیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ مسلمانوں کو یہ دو تہوار بھی اللہ کی کبریائی بیان کرتے ہوئے منانا چاہئے۔ یہ تہوار بھی کسی قسم کے خرافات کے ساتھ نہیں منائے جاتے اگر بسنت منانے کے خرافات پاکستانی ثقافت کا حصہ ہیں تو برصغیر کو تقسیم کرانے کا بنیادی نکتہ جو دو قومی نظریہ ہے وہ بے معانی ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی ثقافت اسلامی ثقافت ہے اور جس تہوار میں جانی و مالی و قومی تنصیبات کا نقصان ہو وہ اسلامی ثقافت کا نہ تو حصہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی بہار کی آمد کا پیغام۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی نوجوان نسل کو ہندووانہ رسوم منانے کا قائل کرنے کی مذموم کوششوں سے باز رہنا چاہئے۔

مسز عائشہ جاوید نے کہا کہ میں نے اپنی بچیوں کو بسنت کی حقیقت بتائی اس لئے انہوں نے اس سال بسنت کے کسی پروگرام میں حصہ نہیں لیا لیکن دیکھا دیکھی سب اس میلے میں حصہ ڈال ہی دیتے ہیں۔ اصل میں حقیقت رائے نامی ایک ہندو لڑکے نے جو سیالکوٹ کا رہنے والا تھا اس نے ہمارے نبیؐ اور آپؐ کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کی شان میں نازیبا الفاظ کہے۔ حقیقت رائے کو اس پہ گرفتار کر لیا اور عدالتی کارروائی کے بعد اس کو موت کی سزا دی گئی۔ عدالتی کارروائی پہ پنجاب کی تمام ہندو آبادی سراپا احتجاج ہو گئی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا اور ہندو حقیقت رائے کو سزائے موت ہو گئی۔ ہندوؤں نے حقیقت رائے کی یادگار کوٹ خواجہ سعید "کھوجے شاہی" لاہور میں بنوائی جو اب باوے دی مڑھی کے نام سے مشہور ہے اس کی قبر پہ ہندو رئیس کالورام نے بسنت میلے کا آغاز کیا۔

> گر خرافات بسنت ہماری ثقافت کا حصہ ہیں تو دو قومی نظریہ بے معانی ہو جاتا ہے ☆ بسنت غیر اسلامی غیر اخلاقی اور عیاشی کا کھیل بن گیا ہے: ڈاکٹر رفیق احمد (ماہر تعلیم)

عائشہ جاوید نے کہا کہ ہندو تو حقیقت رائے کی یاد کے طور پہ یہ میلہ مناتے ہیں لیکن ہم مسلمانوں کی عقل کو کیا ہو گیا۔ آج ہم انہیں ہندوؤں کے طور طریقے اپنا کر اپنی نوجوان نسل کو گمراہ کر رہے ہیں اور دو قومی نظریے کی نفی کے مرتکب ہو کر بہت بڑا

پبلک کالج لاہور (Cats) کیٹس کے [illegible]
تحسین رشید نے کہا کہ بسنت [illegible]
منائی جاتی تھی لیکن اب [illegible]
[illegible]
ے بسنت منائی جاتی ہے [illegible]
نے مزید کہا کہ میں اب [illegible]
کے پیچھے بھاگتا تو [illegible]
ای کہتی تھیں کہ یہ [illegible]
تو آوارہ لڑکوں کا [illegible]

EDUCATION EDITION

تعلیمی ایڈیشن

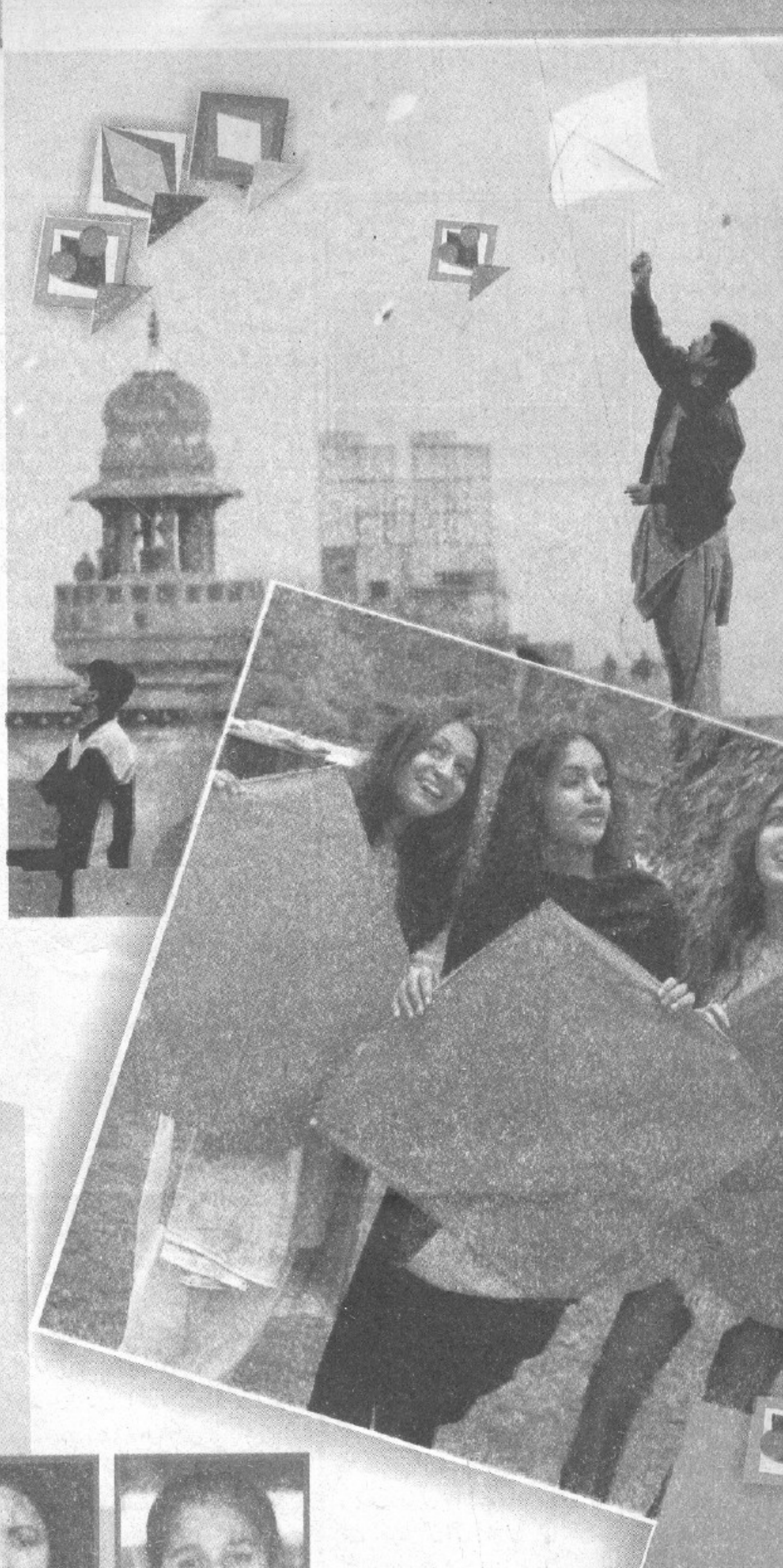

ایک ایسے ملک میں جہاں غربت اور افلاس کے ہاتھوں مجبور لوگ خودکشی کرنے پہ مجبور ہوں عراق کشمیر اور فلسطین پہ کفار نے اپنی نقیب لگا رکھی ہو ایسے میں بسنتی جوڑے پہن کر مخلوط ناچ اور بھنگڑوں کو بے حمیتی و بے شرمی سے ہی تعبیر کیا جاسکتا ہے: عکاشہ قاضی (طالبہ)

پاکستانی مسلمانوں کا رنگ سبز ہے جو سبز ہلالی پرچم سے لیا گیا ہے: اسماء حبیب (استاد)

ایسے میں بسنتی جوڑے پہن کر مخلوط ناچ اور بھنگڑہ کو بے حمیتی و بے شرمی سے ہی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

جامعۃ المحسنات منصورہ کی استاد اسما حبیب نے کہاکہ بسنت موسمی تہوار نہیں بلکہ یہ ایک قاتل تہوار ہے اس غلط رسم پہ جشنِ بہار کے پردے ڈال کے اس کا جواز پیدا کیا جارہا ہے جو کہ نئی نسل کے لئے تباہی ہے۔ اسی کے ذریعے چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کیا جارہا ہے نئی نسل کو خرافات کی طرف دھکیلا جارہا ہے۔ انہوں نے کہاکہ بسنتی پیلا رنگ تو ہندو پنڈتوں' سادھوؤں اور ہندو جوگیوں کا رنگ ہے۔ مسلمانوں کا رنگ سبز ہے جو سبز ہلالی پرچم میں ٹی وی و اخبارات نمایاں ہیں بسنت کو موسمی و ثقافتی تہوار کے طور پہ بہت زیادہ کوریج دیکر محب وطن پاکستانیوں کی دل آزاری کر رہا ہے۔ انہوں نے کہاکہ ہم نے سکھوں کو زرد رنگ پہنے دیکھا تھا۔ ہندوؤں کو پیلے چولے پہنے دیکھا تھا اب بسنتی پیلا رنگ پاکستان کے مسلمانوں نے بڑے فخر سے زیب تن کرنا شروع کر دیا ہے جو کہ پوری قوم کیلئے شرمناک ہے۔

لاہور کے کانونٹ جیسز اینڈ میری کی بچی انا پرویز ملک نے کہاکہ اس سال تو امتحانوں کی وجہ سے ہم بسنت پہ کچھ بھی نہ کر سکے لیکن ہم سب سہیلیاں ڈور

بسنتی پیلا رنگ ہندو پنڈتوں' سادھوؤں اور ہندو جوگیوں کا رنگ ہے۔ بسنت میلوں سے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا جارہا ہے' نئی نسل کو خرافات کی طرف دھکیلا جارہا ہے: عابدہ قاضی (پنجاب یونیورسٹی)

سے لیا گیا ہے اس لئے پیلے جوڑے پہننا اور بسنت میلے لگانا یہ مسلمانوں کا نہیں بلکہ ہندوؤں کا تہوار ہے جس پہ پابندی ہونی چاہیے۔

لاء کالج پنجاب یونیورسٹی کی عابدہ قاضی نے کہاکہ بسنت ایسا تہوار ہے جو نہ صرف ہماری ثقافت تہذیب و تمدن کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے بلکہ ہمارے طلبا اور ہماری نوجوان نسل جس نے کل ملک

انا پرویز ملک

عابدہ قاضی

تحسین احمد

پتنگوں سے خوش ہیں کیونکہ ہم اپنے اردگرد سب کو بسنت پہ مزا کرتے دیکھتے ہیں لیکن میرے اپنے گھر میں بسنت منانے کو برا سمجھا جاتا ہے یہ ہی نہیں میری سہیلیوں کے والدین بھی بسنت کو ہندوؤں کا تہوار سمجھتے ہیں۔ بات بھی صحیح ہے اگر بسنت کا تہوار ہماری اسلامی یا قومی ثقافتی تاریخ سے کوئی تعلق رکھتا تو ہم اور ہم سے پہلے کے طلبا اپنی کتابوں میں اس کے بارے میں ضرور پڑھتے؟ مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ اب ایسا نہ ہو کہ ہم دوسروں کو خوش کرنے کیلئے جس طرح بسنت کو جوش و خروش سے منا رہے ہیں اسے اپنی تہذیب کا حصہ قرار دینے کی کوشش کر رہے ہیں تو اسے پانچویں' آٹھویں' دسویں یا انٹرمیڈیٹ کے کورس میں بھی شامل نہ کرلیں۔

قارئین کرام پتنگ میلے کو آپ بسنت میلہ کہیں یا ثقافتی و موسمی تہوار بحر حال یہ بڑا مہنگا ہے جس میں گھر اجڑ رہے ہیں۔ گھروں کے ننھے چراغ گل ہو رہے ہیں' وقت کا ضیاع اور خرافات عقل کو اندھا کر رہی ہیں' اربوں روپیہ ہوا میں اڑ رہا ہے۔ کیا یہ بات جس میں نقصان ہی نقصان ہو پاکستان جیسی مہذب قوم کو زیب دے سکتی ہے؟ اور پھر سب سے بڑھ کر ہماری پاکستانی ثقافت اسلامی ثقافت ہے جس کی بنیاد پہ دو قومی نظریہ ابھرا اور پھر تشکیل پاکستان کی اساس بنا۔

اس طرح ہر سال ہندوؤں کی رسوم کو اپنانے سے ہماری ملکی نظریاتی اساس کو شدید دھچکا لگتا ہے۔ کیا آج ہم اتنا مجبور ہو چکے ہیں کہ اس دھرتی کی بنیادوں کو سینچنے والی سینکڑوں فرزندان توحید کی جانوں کی قربانیوں کو آسانی سے بھلا دیں اور

پبلک کالج لاہور (Cats) کیٹس کے طالبعلم تحسین رشید نے کہاکہ بسنت ہمارے ہاں پہلے بھی منائی جاتی تھی لیکن اب کچھ عرصے سے جس انداز

...ہماری ثقافت کا حصہ ہیں تو دو قومی نظریہ بے... ☆ بسنت غیر اسلامی غیر اخلاقی اور عیاشی کا ...گیا ہے: ڈاکٹر رفیق احمد (ماہر تعلیم)

سے بسنت منائی جاتی ہے وہ افسوسناک ہے۔ انہوں نے مزید کہاکہ میں جب چھوٹا تھا اور گڈیوں پتنگوں کے پیچھے بھاگتا تھا تو امی سے سخت ڈانٹ پڑتی تھی اور امی کہتی تھیں کہ یہ کام پڑھنے والے بچوں کا نہیں یہ

ماں نے مجھے صحیح راستہ دکھایا تھا یا آج تک میں ماں کے کہنے سے اپنی پڑھائی میں مصروف رہ کر بسنت جیسے دلفریب و مسحور کن میلے کی رونقوں سے لطف اندوز نہ ہو سکا...... لیکن جب میں نے معصوم بچوں کے گلے دھاتی تاروں سے کٹنے کی خبریں پڑھیں تو ماں کا سبق درست لگا کہ یقیناً یہ گنواروں اور وقت کے احساس ضیاع سے عاری قوم کا کھیل ہے یہ قاتل کھیل ہے یہ نہ جشنِ بہاراں ہے' نہ موسمی تہوار اور نہ ہی ہماری تہذیبی رسم۔

کوئین میری کالج کی طالبہ عکاشہ نے کہاکہ ایک ایسے غریب ملک میں جہاں غربت اور افلاس کے

کی باگ دوڑ سنبھالنی ہے اس کو تباہ کر دیا ہے۔ کروڑوں روپیہ اس تہوار کے موقع پر اڑا دیا جاتا ہے حکومت سے میری یہی درخواست ہے کہ ایسے تہوار کے منانے کا کوئی ضابطہ واضح نہ کرے کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہونے والا بلکہ اس پہ مکمل طور پہ پابندی عائد کرے۔ انہوں نے کہاکہ ہمارے ملک کی بہو' بیٹیوں' نوجوان بچیوں کے بسنتی پہناوے مخلوط ناچ گانے اور نوجوان نسل کی گڈی ڈور کی خریداری پہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی فکر...... اگر یہی ہماری ثقافت ہے تو پھر اپنی ثقافت سے سادگی شرم و حیا پاسداری اور میانہ روی و